



## سوال

(1) غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا غیر اللہ کے لیے نذر کی نیت سے ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟ (فتاویٰ نذیریہ (۱) ۱۲۷) [ع، ش]

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو جانور بہ نیت نذر غیر خدا ذبح کیا جائے، اگرچہ بوقت ذبح بسم اللہ، اللہ اکبر کہا، لیکن نیت نذر غیر خدا اور تقرب الی غیر اللہ کی ہے، اس جانور کا گوشت کھانا شرع میں حلال ہے یا نہیں اور اس کے کرنے والے پر کیا حکم ہوگا؟

جواب: نذر لغیر اللہ حرام قطعی ہے، اس لیے کہ نذر عبارت ہے التزام عبادت غیر لازمہ سے، اور عبادت غیر خدا کی حرام ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

أَمْرًا لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا يَاہُ... ۴۰... لوست

”اس نے حکم دیا ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو۔“

اور بھی فرمایا ہے:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا يَاہُ... ۲۳... الإسراء

”اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا۔“

اور ابن نجیم مصری نے بحر الرائق میں لکھا ہے:

”فہذا النذر باعلیٰ بالاجماع لوجہ، منحا: آنہ نذر للمخلوق، والنذر للمخلوق لا یجوز، لأنہ عبادۃ، والعبادۃ لا یجوز للمخلوق، ومنحا: أن المنذور لہ میست، والمیست لایملک، ومنحا: ان ظن أن المیست یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ، واعتمادہ دیکل کفر۔“ انتہی (البحر الرائق شرح کفرنا لدقاتق لابن نجیم الحنفی ۵ ۱۲۳)



”یہ نذر چند وجوہی بنا پر بالجماع باطل ہے۔ ایک یہ کہ یہ مخلوق کے لیے نذر مانی گئی ہے اور مخلوق کی نذر ماننا جائز نہیں ہے، کیونکہ نذر عبادت ہے اور عبادت مخلوق کے لیے نہیں ہو سکتی۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جس کے لیے نذر مانی گئی ہے، وہ میت ہے اور میت ملکیت کا حق نہیں رکھتا۔ نیز ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نذر ملنے والے نے گمان کیا کہ مردہ اللہ کے بالمقابل امور میں تصرفات کر سکتا ہے اور یہ عقیدہ کفر ہے۔“

پس معلوم کرنا چاہیے کہ ذبح کرنا واسطے غیر خدا کے اور تقرب چاہنا اسی غیر خدا سے، اگرچہ وقت ذبح کے بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کے ذبح کرے، حرام ہے اور گوشت اس کا نجس اور ذبح اس کا مرتد ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَنَحْمَ الْجَنْزِيرِ وَبِأَيْلٍ بِهِ لَغَيْرِ اللَّهِ... البقرة ۱۷۳

”تم پر مردہ اور خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو، حرام ہے۔“

امام فخر الدین رازی نے تحت آیت کریمہ لکھا ہے:

”قال ربيع بن أنس و ربيع بن زيد: يعني ما ذكر عليه اسم غير الله، وهذا القول أوولى، لأنه أشد مطابفة للفظ، قال العلماء، لو أن مسلماً ذبح ذبيحة، وقصد بدنياً التقرب إلى غير الله، صار مرتداً، ودينه ذبيحة مرتد۔“ انتهى (التفسير الكبیر لرازي ۳/ ۱۱)

”ربیع بن انس اور ربیع بن زید نے کہا ہے: یعنی جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ یہی قول زیادہ مناسب ہے، کیونکہ یہ لفظ سے سب سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔ علمائے فرمایا ہے کہ اگر کسی مسلمان نے کوئی ذبیحہ کیا اور اپنے اس فیحے سے غیر اللہ کے تقرب کا ارادہ کا تو وہ مرتد ہو گیا اور اس کا ذبیحہ بھی مرتد کا ذبیحہ ہو گیا۔“

مولانا شاہ عبدالعزیز ”تفسیر فتح العزیز“ میں فرماتے ہیں:

”ہر کہ بذب جانور تقرب لغیر اللہ نماید ملعون است، خواہ در وقت ذبح نام خدا گیر دیا نہ۔ زیرا کہ چون شہرت داد کہ این جانور برائے فلانی است ذکر نام خدا وقت ذبح فائدہ نہ کرد، چہ آں جانور منسوب ہاں غیر گشت، ونبضہ درو پیدا گشت کہ زیادہ از خبث مردار است، زیرا کہ مردار بے ذکر نام خدا جان دادہ است، و جان جانور را از ازاں غیر خدا مردار دادہ کشتہ اند، و آں عین شرک اسعت، و ہر گاہ این خبث درو سے سرایت کرد و بجز ذکر نام خدا حلال نمی گردد۔“ انتهى

جو کوئی ثواب کی نیت سے غیر اللہ کے لیے ذبح کرے گا، ملعون ہوگا، چاہے اللہ کا نام لے کر ذبح کرے یا نہ لے۔ جب اس نے یہ اعلان کر دیا کہ فلاں جانور فلاں کے لیے ہے تو اللہ کا نام لینا ذبح کے وقت فائدہ نہیں دیتا، جب کہ وہ جانور غیر اللہ کے نام سے منسوب ہو اور اس میں ایسی پلیدی ہوئی، جو مردار کی پلیدی سے زیادہ ہے۔ کیونکہ مردار اللہ کا نام لیے بغیر مرا ہے اور مذبح کی روح غیر اللہ کو دے کر ذبح کیا گیا ہے، جو عین شرک ہے۔ جب یہی پلیدی ذبح شدہ جانور میں داخل ہو جائے تو اللہ کا نام لینے سے وہ حلال نہیں ہوگا۔

فتاویٰ غرائب میں مذکور ہے:

”وفي الذبح بشرط تجريد التسمية مع قصد التقرب إلى الله تعالى وحده بالذبح، فإن فات قصد التعظيم لله تعالى في الذبح بأن قصد به التقرب إلى الآدمي لا إلى الله، وإن ذكر التسمية۔“ (بروکلان نے اسے ایک مجہول شخص ”ابو جعفر حنفی“ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس کے مخطوطات ہندوپاک کے مختلف مکتبات: مکتبہ رضا، رامپور۔ مکتبہ سعیدیہ، حیدرآباد۔ دارالعلوم دہلویہ اور مکتبہ پیر محمد شاہ وغیرہ میں موجود ہیں۔ [ع، ش])

”ذبح کرنے میں شرط یہ ہے کہ صرف اللہ کا نام لیا جائے، اللہ کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے۔ اور اگر ذبح میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا قصد نہ کیا اور کسی آدمی کے تقرب کی نیت



ہو گئی تو وہ حلال نہیں ہوگا، اگرچہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔“  
حدا ما عندی والتدا علم بالصواب

## مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 81

محدث فتویٰ